رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔
الہام حضرت مسیح موعود

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۵ | ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین کا گلا بوجہ ۵ گھنٹہ روزانہ تقریر فرمانے کے ذرا بیٹھ گیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز حضور ایدہ اللہ دس پارہ ختم فرما دینگے۔ سورۃ اعراف ختم ہو چکی ہے۔

موسم۔ روزانہ تغیر پکڑتا ہے کبھی بارش سے ذرا ٹھنڈک پیدا ہو کر روزہ داروں کا دن آرام سے گذر جاتا ہے۔ تمازت آفتاب یا حبس کے باعث پانی اور ہوا کی یاد میں دن آخر ہوتا ہے

بہر حال اب ماہ رمضان خاتمہ پر ہے۔ خدا ہمیں باقی صیام کے پورے کرنے کی توفیق دے۔ آئندہ سال جو زندہ ہو گا وہ بشرط توفیق ان برکات رمضان سے حصہ لیگا

جناب میاں عبدالصمد صاحب سنوری کے ساتھ جماعت گوث گڑھ کے پندرہ احباب عید کے لئے آئے ہیں

اخبار احمدیہ

مالابار غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں کو بڑے زور کے ساتھ ستایا جا رہا ہے۔ جسقدر مخالفت اسوقت ہو رہی ہے۔ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی۔ احمدیان مالابار بڑے الحاح کے ساتھ تمام جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے مشکلات کے حل کے واسطے بارگاہ مجیب الدعوات میں خاص طور پر دعا کریں ✢

سیلون انجمن احمدیہ کولمبو نے اپنا ہفتہ وار اینگلو تامل اخبار میسیج The message جاری کر دیا ہے۔ دو پرچے نکل چکے ہیں۔ نصف انگریزی اور نصف تامل ہے۔ پہلے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک مضمون کا تامل میں ترجمہ شایع کیا گیا ہے۔ برادران کولمبو بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ تازہ بیعت کرنیوالوں میں ہمارے مکرم دوست محمد بی۔ ڈبیو لائی کے والد بزرگوار محمد جنید لائی ہیں۔ آپ کی عمر ۵۰ سال ہے۔ اور آٹھ بچوں کے باپ ہیں۔ کولمبو کے معزز مسلمانوں میں شمار ہوتے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ میں لائی فیملی خاص امتیاز رکھتا ہے۔ دوسری سعید روح جس نے حال میں حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کا شرف حاصل کیا ہے۔ وہ ایک چینی خاتون ہیں اور اردو بھی جانتی ہیں۔ نہایت اخلاص سے خط لکھتی رہتی ہیں۔ نوجوان احمدیان سیلون نے اپنی ایک الگ سوسائٹی بنائی ہے۔ جسکی مہر پر علاوہ لاطینی کے انگریزی میں

Chambar of Ahmadis Philosophy.

لکھا ہوا ہے جسکے معنی ہیں "دار الفلسفہ احمدیہ"۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے عزیز بھائی مسٹر ابو الحسن کی (جو قادیان میں ہیں) ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ اگرچہ

احمدی نہ تھیں - مگر احمدیت سے اخلاص رکھتی تھیں ؛

ماریشس احمدیان ماریشس نے اپنے رسالہ ریویو دی اسلامیک کو پندرہ روزہ کر دیا ہے۔ اور اب ان کو مسٹر عبداللہ برٹن کے قابل وجود میں ایک لائق فرانسیسی دان احمدی کی خدمات بھی مل گئی ہیں۔ تبلیغ کا سلسلہ زور سے جاری ہے۔ مفصلہ ذیل نئے احباب حلقہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں:۔
رحیم بخش کہدیرن۔ عبدالرحمن فقیر محمد و نبی بخش جنو

سیرالیون سے چھ نئے اشخاص نے بیعت فارمیں پُر کر کے بھیجی ہیں فالحمدللہ

نائیجیریا تبلیغ کا کام مستعدی سے جاری ہے واعظ کا انتظار ہے۔ تازہ خطوط کا ترجمہ عنقریب شایع کیا جائے گا ؛

دعا کیلئے محمد پریل صاحب سندھ سے محمد امیر صاحب فیروز پوری میدان جنگ سے محمد سلطان لودہراں سے دین و دنیا میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

نماز جنازہ محمد جمیل بن عنایت علی صاحب ساکن چک نمبر ۴۸۵ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ اور سید محمد افضل حسین صاحب ساکن سوہنگرہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ؛

ایک اور نماز جنازہ کے متعلق درخواست میر الٰہی کا احمد خان بتاریخ ۱۲ر جولائی ۱۹۱۷ء بروز جمعہ اس وقت کہ نماز جمعہ ادا ہو چکی تھی - فوت ہو گیا ہے

مرحوم کی عمر چوبیس سال اور آٹھ مہینہ ہوئی ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء میں جمعہ ہی کے دن وہ پیدا ہوا تھا۔ چھوٹی عمر میں محبت و اخلاص سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر اس نے بیعت کی۔ اور قادیان شریف آنا شروع کیا۔ حضرت صاحب سے بار بار مصافحہ کیا کرتا۔ اور لطف اٹھایا کرتا تھا۔ خلافت اولیٰ کے وقت بھی ثابت قدم رہا۔ خلافت ثانیہ کے وقت تحقیق کر کے محققانہ طور پر زمرہ مبائعین میں شامل ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے پورا اخلاص و محبت رکھتا۔ ایف - اے تک انگریزی پڑھا ہوا۔ اور قرآن شریف کا ترجمہ اور صحیح بخاری پڑھا ہوا تھا

راست گو اور صالح مشہور تھا۔ احباب اس کا جنازہ ضرور پڑھیں۔
خاکسار ابو محمد عبداللہ از کھیوہ باجوہ - ضلع سیالکوٹ

فہرست نومبائعین

بابت ماہ جون ۱۹۱۷ء

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہی مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ انکو شایع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

۸۱۷ - رحیم بخش صاحب .. .. ضلع سیالکوٹ
۸۱۸ - دختر عطر الدین صاحب .. .. ״ ״
۸۱۹ - میاں اللہ دتا صاحب .. .. ״ ״
۸۲۰ - غلام احمد صاحب .. .. کشمیر
۸۲۱ - اسمٰعیل صاحب .. .. امرتسر
۸۲۲ - محمد دین صاحب .. .. پشاور
۸۲۳ - احمد خان صاحب .. .. فیلاڈ
۸۲۴ - زمان علی خان صاحب .. .. کشمیر
۸۲۵ - خدا بخش صاحب .. .. ضلع سیالکوٹ
۸۲۶ - حافظ سخاوت حسین صاحب .. .. بریلی
۸۲۷ - محمد فاضل صاحب .. .. ضلع سیالکوٹ
۸۲۸ - میر احمد شاہ صاحب .. .. چین
۸۲۹ - مولوی نبی بخش صاحب .. .. ضلع گجرات
۸۳۰ - میاں اللہ دتا صاحب .. .. ״ سیالکوٹ
۸۳۱ - عایشہ .. .. .. ״ گوجرانوالہ
۸۳۲ - دختر جال
۸۳۳ - اللہ جوائی
۸۳۴ - عبدالجلیل صاحب .. .. پورٹ بلیر

(بقیہ از صفحہ ۸)

کتاب اور نبوت دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ فہو المراد

اعتراض نہم - توریت کامل کتاب تو تھی مگر اکمل نہ تھی، اسلئے کامل کے بعد تو نبی آسکتے ہیں۔ جو اس کی تکمیل کرتے رہیں۔ لیکن قرآن شریف اکمل کتاب ہے۔ اس لئے اس کے بعد نبی نہیں آسکتا ؛

جواب - یہ محض لفاظی ہے۔ ورنہ جس طرح قرآن شریف میں اکملت لکم دینکم آیا ہے۔ اسی طرح تورات میں بھی کئی آیات ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ تورات اپنے زمانہ اور بنی اسرائیل کے لئے کامل اور اکمل کتاب تھی۔ جیسا کہ میں اپنے مضمون میں مفصل بیان کر چکا ہوں۔ اور اس کے بعد آنے والے انبیاء تورات کے احکام میں کوئی کمی بیشی نہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح بھی صرف شارح تورات تھے۔ اور وہ خود فرماتے ہیں کہ میں تورات کا ایک شوشہ بھی ٹلانے نہیں آیا ؛

انجیل میں صرف وہی بعض اُمور کھولکر بیان کئے گئے ہیں۔ جو تورات میں مجملاً موجود تھے۔ دراصل حضرت مسیح بھی تمام اُمور میں شریعت موسوی کے ہی تابع تھے وبس ؛
مدعا یہ کہ جب توریت اپنے زمانے کے لئے کامل اور مکمل کتاب تھی۔ اور اس کے بعد نبی اسکی تجدید کے لئے آتے رہے۔ تو پھر قرآن کریم کے ماتحت کسی نبی کا آنا کیوں محال ہے ؛

اطلاع مولوی ظفر علیخان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا اخبار ستارہ صبح بجائے ہفتہ وار کے اکتوبر ۱۹۱۷ء سے روزانہ شایع ہوگا ؛

احباب منتظر رہیں مولانا غلام رسول آف راجیکی کے مضمون کا بقیہ کبھی کا ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ افسوس ہے کہ جس کا سلسلہ بوجہ جگہ کی تنگی کے قائم نہ رہ سکا۔ نیز محترم بھائی جان قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاوری کا ایک مضمون تبدیلی عقیدہ کے متعلق ہمارے پاس آیا ہوا ہے۔ یہ مضامین عنقریب احباب کی خدمت میں پیش کئے جاینگے ؛

ضرورت نکاح ایک کنگے زئی غیر احمدی چودہ پندرہ سالہ لڑکی کے نکاح کے لئے ایک احمدی لڑکے کی ضرورت ہے۔ حاجتمند نکاح خط وکتابت کریں - درخواستیں بنام مولوی امام الدین کولیگی ضلع گوجرات آویں ؛

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء

نبی کے لئے کتاب لانا شرط نہیں ہے

رب اشرح لی صدری و یسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی ۲۰/۱۱

جناب مولوی عمرالدین صاحب شملوی کا یہ مضمون بوجہ اپنی جامعیت کے اس قابل تھا کہ اس کو اخبار میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے نہ چھاپا جائے۔ بلکہ ایک ہی دفعہ احباب کرام کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ پس ہم اسی غرض سے ایک ہی پرچہ میں تمام و کمال نذر ناظرین کرتے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگرچہ مقابل مرہم عیسیٰ ہے۔ لیکن یہ مضمون صرف غیر مبائعین کے لئے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ ان تمام لوگوں کے لئے مسکت ہے جو قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ اور اپنی سوء فہمی کی وجہ سے اس خیال کے پابند ہیں کہ جب تک کوئی مدعی نبوۃ شریعت کی کتاب نہ لائے۔ نبی نہیں ہو سکتا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم لوگوں کے لئے اسے مفید بنائے۔ (ایڈیٹر)

جہاں تک غور سے دیکھا جاتا ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکر غیر مبائعین نے نبوت مسیح موعود کے انکار کے لئے بہت سے ایسے اصول گھڑ لئے ہیں۔ جن کے لئے قرآن کریم یا احادیث نبویہ میں کوئی بھی سند نہیں ہے الا بعض متشابہات ہیں۔ جن کو ہاتھ میں لیکر وہ ناواقفوں کو غلط راہ پر ڈالنے کی سخت کوشش کرتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان متشابہات کو محکمات کے ساتھ ملا کر سمجھایا جاوے۔ یا حضرت مسیح موعود حکم آخری کے فیصلہ کی طرف بلایا جاوے تو جی چراتے ہیں۔ اور جواب دیتے ہیں کہ ہم قرآن شریف پر کسی کو قاضی مقرر نہیں کر سکتے۔ گویا خدا تعالےٰ کا مسیح موعود کو تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے حکم مقرر کرنا قرآن پر قاضی مقرر کرنا ہے۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ ایک غلط خیال ہے۔ خود خدا تعالےٰ قرآن شریف میں انبیاء بنی اسرائیل جو حضرت موسیٰ کی شریعت کے خادم تھے۔ ان کے متعلق فرماتا ہے:۔ ان انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون ۲۰/۱۱ یعنی وہ انبیاء لوگوں کے درمیان حکم تھے ساتھ تورات کے۔ اور تورات وہ ہے کہ جسکی شان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ یعنی قرآن سے پہلے جو کتاب امام تھی۔ وہ تورات ہے۔ اب جبکہ تورات امام ہے۔ اور انبیاء اس کتاب کے ذریعہ فیصلہ کرتے تھے۔ بحیثیت حکم ہونے کے تو کیا تورات پر وہ قاضی تھے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پس اس عذر خام کو توڑ کر مسئلہ زیر بحث پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کہ سب سے پہلے قرآن کریم سے استدلال ہو۔ اور اس استدلال کی صحت پر آخر میں حضرت مسیح موعود کی تحریریں اور تقریریں بطور شاہد کے ہوں تاکہ مسئلہ زیر بحث آسانی سے حل ہو جاوے۔ اگر احادیث نبویہ سے کسی آیت قرآنی کی تشریح ہو جاوے۔ تو وہ لازماً قبول کرنی ہوگی۔

اب ہم ذیل میں مسئلہ زیر بحث کو بطور سوال و جواب بیان کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۱) **سوال حکیم مرہم عیسیٰ۔** قرآن شریف میں آیا ہے:۔ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب ۲/۲۵۔ اس سے ثابت ہے کہ ہر نبی پر کتاب نازل ہوئی۔

(۱) **جواب۔** قرآن کریم سے ثابت ہے کہ خدا تعالےٰ جب ایک شریعت کی کتاب بھیجتا ہے۔ تو پھر جب تک اس کتاب کو دنیا میں زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک اس کتاب کی حفاظت کے لئے نبیوں اور رسولوں کو بھیجتا رہتا ہے اور ان انبیاء کا کام صرف اس کتاب کی تجدید ہوتا ہے۔ وہ نبی خدا سے وحی پاتے ہیں۔ اور اس وحی کے ذریعہ ان پر اس کتاب کی حقیقت واضح کی جاتی ہے۔ اور وہ لوگوں کو اس کتاب پر قائم کرتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

ولقد اتینا موسی الکتب وقفینا من بعدہ بالرسل ۱/۱۱

یعنی ہم نے موسیٰ کو تورات دی۔ اور پے در پے اس کے پیچھے رسول بھیجے۔ ظاہر ہے کہ پے در پے آنیوالے رسول جو بعض اوقات کئی ایک ایک ہی وقت میں اکٹھے بھی ہو جاتے تھے۔ خدمت تورات کے لئے ہی آتے تھے۔ جیسے کہ نص قرآنی سے ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی اس سے مطمئن نہ ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل آیت کو ساتھ ملا کر مطلب کو سمجھ لے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون ۲۰/۱۱

یعنی ہم نے تورات نازل کی۔ جس میں نور و ہدایت تھی۔ اور اس کے ساتھ وہ نبی جو (قفینا من بعدہ بالرسل) موسیٰ کے بعد پے در پے آئے تھے۔ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر وہ نبی اپنی الگ الگ کتابیں رکھتے ہوتے تو ضرور وہ اسی کے ساتھ فیصلہ کرتے نہ کہ تورات کے ساتھ۔ لطف یہ ہے۔ کہ جس آیت کو سوال میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بھی انزل معھم الکتب بالحق کے بعد لیحکم بین الناس موجود ہے۔ چونکہ جو غرض نزول کتاب کی بالفاظ لیحکم بین الناس بیان کی گئی ہے۔ وہی غرض یحکم بھا النبیون میں ہے۔ اس لئے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے نبیوں کے پاس تورات ہی تھی جس کا علم وہ اللہ تعالیٰ سے دئے جاتے تھے۔ اور اسی کے ساتھ وہ فیصلہ کرتے تھے۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ وہ کتاب ان پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ بے شک ہر نبی کو کتاب دی گئی۔ لیکن یہ کتاب کا ملنا وراثتاً ہے نہ کہ اصالتاً۔ وراثتاً کتاب ملنے کا ثبوت بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولقد اتینا موسی الھدی واورثنا بنی اسرائیل الکتب ۲۴/۶ ۔ یعنی بنی اسرائیل کتاب کے وارث کئے گئے۔ پھر اس وراثتاً کتاب ملنے کو بنی اسرائیل نے اپنی طرف کتاب کا نزول قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کو بیان فرماتا ہے کہ:۔

الفضل 1917ء

کے 17 جولائی کے شمارہ میں صفحہ

نمبر 4 اور صفحہ نمبر 6 پر غلطی سے

17 جولائی کی بجائے 14 جولائی

لکھا گیا ہے۔

واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ ۱/۱۱

یعنے جو ہم پر نازل ہوا۔ اسپر ہم ایمان لاتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ نزول بذریعہ موسےٰ تھا نہ بلاواسطہ۔ انہی پر انہی معنوں میں صاحب الشریعت نبی کے بعد خادم شریعت انبیاء پر کتاب کا نزول ہے ؂

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن معنوں میں موسیٰ علیہ السلام کے بعد پے درپے آنے والے نبیوں کو تورات ملی تھی۔ انہیں معنوں میں ہم ہر اس نبی کو جو کوئی کتاب بطور مستقل نہیں لایا صاحب کتاب نبی مانتے ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے موسیٰ کے بعد آنے والے انبیاء کے لئے کسی علیحدہ کتاب کا ذکر نہیں کیا ؂

یہ بات عقلاً بھی باطل ہے۔ کہ ایک وقت میں جب ایک سے زیادہ نبی ایک ہی قوم میں موجود ہوں۔ تو ان سب پر علیحدہ علیحدہ کتاب اتاری جاوے۔ مثلاً حضرت موسیٰ و ہارون دونوں ایک ہی وقت میں نبی تھے۔ اور ایک ہی قوم کی طرف نبی تھے۔ کیا کسی مسلمان کا یہ مذہب ہے کہ تورات تو موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ اور ہارون علیہ السلام پر کوئی اور کتاب نازل ہوئی تھی۔ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے ۔

ولقد اٰتینا موسی الکتٰب وجعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا ۱۹/۳ یعنے ہم نے موسیٰ کو تورات دی تھی۔ اور ان کے بھائی ہارون کو ان کے ساتھ بطور وزیر کیا تھا۔ وزیر کی حیثیت سے کام کرنے والا نبی موسیٰ علیہ السلام کی ہی کتاب رکھتا تھا۔ اور قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ تورات ہارون پر نازل کیگئی تھی۔ یا اسپر کوئی علیحدہ کتاب نازل کی گئی تھی۔ ہاں یہ لکھا ہے کہ ۔

اٰتینٰھما الکتٰب المستبین ۲۳/۸ یعنے ہارون اور موسیٰ کو واضح کتاب دی۔ لیکن یہ وہی الکتاب ہے۔ جس کا ذکر پہلے ولقد اٰتینا موسی الکتٰب میں ہے۔ نہ کوئی اور کتاب۔ لہذا اس آیت سے تو بدیں واضح معلوم ہوا کہ ہارون کو جو کتاب ملی تھی وہ موسیٰ کی ہی کتاب تھی۔ اور یہی ثابت کرنا تھا۔ اور اب جبکہ ایک نبی کو کتاب ملنے کے یہ معنے بھی ثابت ہوگئے کہ وہ ایک نبی کا دوسرے نبی کی کتاب کا وارث بنایا جانا" تو ہم اسی کے مطابق کہہ سکتے ہیں کہ جہاں جہاں تمام انبیاء پر کتاب کے نازل ہونے کا ذکر ہے وہاں ہم صاحب الشریعت نبی کے ماسوا اوروں کے کتاب ملنے کے معنے بھی یہی کرینگے۔ ہاں اگر کوئی ایسا نبی ہی ہو۔ جو بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرے۔ اور بعض نئے احکام بیان کرے۔ تو ہم اسے بھی صاحب کتاب نبی تسلیم کرلینگے ؂

یہاں مرہم عیسےٰ صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ وزیر سے مراد بوجھ بٹانے والا ہے نہ کہ پنجابی وزیر۔ سو یاد رہے کہ معنے بھی وزیر کو معنی بوجھ بٹانے والا ہی سمجھا ہے لیکن بوجھ بٹانے والا ایسا نہیں۔ جو مستقل طور پر اپنا سلسلہ رکھتا ہو۔ اور علیحدہ کتاب رکھتا ہو۔ جیسا کہ مرہم عیسیٰ کا خیال ہے۔ کیونکہ اگر ہارون کا سلسلہ مستقل علیحدہ ہو تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے کام میں شریک نہیں کہلا سکتے۔ اور نہ موسیٰ علیہ السلام کی غرض واجعل لی وزیرا اور اشدد بہ ازری ۲۰/۲ پوری ہوتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قد اوتیت سؤلک یموسیٰ ۲۰/۲

لیکن تعجب ہے کہ موسیٰ علیہ السلام تو مددگار طلب کرتے ہیں۔ اپنے کام کے لئے لیکن بقول مرہم عیسےٰ خدا ایک ایسا نبی بنا دیتا ہے جو اپنی وحی کا پیرو ہے۔ اور موسیٰ کا تابع ہی نہیں۔ بلکہ موسیٰ بدین خود و ہارون بدین خود کا معاملہ ہے۔ اور اسپر کہا جاتا ہے کہ اوتیت سؤلک یموسیٰ۔ نعوذ باللہ یہ کہنا کہ پنجابی کا وزیر اور ہوتا ہے یہ غلط ہے۔ وزیر خود عربی زبان میں بھی ایسے معاون و مددگار کو ہی کہتے ہیں۔ جو اس شخص کے تابع ہو۔ جس کا وہ وزیر ہے۔ کیا کوئی وزیر ایسا بھی ہے۔ جو خود مختار بادشاہ ہے۔ جسمانی ہو یا روحانی۔

حضرت ہارون کے بغیر کتاب نبی ہونے پر ایک اور طرز میں بھی گفتگو کی جاسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ھارون بایٰتنا وسلطان مبین ۔ ۱۸/۳

یعنے ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور سلطان مبین کے ساتھ بھیجا۔ یہاں آیات اور سلطان مبین کو موسیٰ اور ہارون دونوں کو دیا جانا بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی آیات بینات میں انہیں آیات اور سلطان مبین کا ذکر اس طرح فرمایا ہے کہ :۔

وما تلک بیمینک یموسیٰ ..... لنریک من اٰیٰتنا الکبریٰ ۱۱/۱۶ ۔ ان آیات کے ملنے کے بعد حضرت موسیٰ دعا کرتے ہیں کہ واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی ۲۰/۲ پس صاف ظاہر ہے کہ جن آیات کے ساتھ موسیٰ و ہارون فرعون کی طرف گئے تھے۔ وہ دراصل حضرت موسےٰ کو دیگئی تھیں۔ چونکہ ہارون بھی آپ کے وزیر کی حیثیت سے شریک کار تھے۔ اس لئے آیات کو ان کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے۔ پس اسی طرح اٰتینٰھما الکتٰب المستبین کے معنے سمجھ لو ؂

سوال دوم۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں تمام انبیاء کا نام لیکر کہا ہے۔

اولئٰک الذین اٰتینٰھم الکتٰب والحکم والنبوۃ ۲۰/۱۴ پس معلوم ہوا کہ جملہ انبیاء صاحب کتاب نبی تھے۔ ہارون کا بھی نام ہے اور یحییٰ کا بھی نام مذکور ہے۔ پس نہ ہارون بغیر کتاب تھے اور نہ یحییٰ ؂

جواب (۲) جبکہ ایتاء کتاب کے معنے پہلے بیان کئے جاچکے ہیں۔ اور ان معنوں میں ہم صاحب شریعت اور اس کے متبعین انبیاء کو کتاب کا دیا جانا تسلیم کرتے ہیں۔ پھر یہ سوال فضول ہے۔ چاہیئے کہ ان معنوں کا رد کیا جاوے۔ تب ہم تسلیم کرلینگے۔ کہ ہر نبی بالاستقلال اپنی علیحدہ کتاب رکھتا ہے جیسا کہ آپ ہم سے منوانا چاہتے ہیں۔ اور جب تک آپ ان معنوں کا ابطال نہ کریں۔ ہمیں زیادہ جواب کی ضرورت ہی نہیں تاہم میں اپنی مزید تائید میں دلائل پیش کرتا ہوں۔ سنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتٰب والحکم والنبوۃ ۲۵/۱۸ جسطرح ایتاء الکتٰب۔ الحکم۔ النبوۃ کا ذکر آیت مندرجہ سوال میں ہے۔ اسی طرح اس آیت میں تینوں چیزوں کے بنی اسرائیل کو ملنے کا ذکر ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کی پیش کردہ آیت میں وہی معنے نہ لیں جو اس آیت میں ہیں۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ وہ نبیوں کو کتاب ملنے کا ذکر ہے۔ اور یہ امتیوں کو اسلئے معنوں میں فرق ہے۔ تو میں پھر آپ کو کہوں گا کہ بتاؤ موسیٰ اور ہارون دونوں نبیوں کو تورات ملنے کا لکھا

ذکر ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ تورات موسیٰ پر نازل ہوئی تھی اور اگر آپ کا یہ ایمان نہ ہو۔ تو تمام اہل کتاب اور اہل اسلام سلفاً خلفاً یہی مانتے ہیں کہ تورات صرف موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ پس دونوں کو کتاب ملنے کی حیثیت میں فرق ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ اگر کہو فرق نہیں تو محض دعویٰ ہے جس کا ثبوت ندارد۔ اور اگر فرق ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو پھر جن تمام انبیاء کا ذکر آیات زیر بحث میں ہے انہیں سے ہر نبی کی حیثیت کے مطابق ایتاء کتاب کے معنے ہونگے۔ موسیٰ و ہارون دونوں کا نام یکساں درج آیت ہے۔ لیکن ہم دونوں نبیوں کی حیثیت جانتے ہیں اس لئے ہر دو کو کتاب ملنے کے معنے علیحدہ علیحدہ کرینگے علی ہذا القیاس۔ تمام نبیوں کو کتاب ملنے کے معنے کرلو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح اُمتی اور نبی میں امتیاز کے باعث کتاب ملنے کے معنوں میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صاحب الشریعت اور دوسرے نبیوں میں امتیاز کے باعث صاحب الشریعت کو کتاب ملنے کے معنے اور کرنے ہوں گے۔ اور دوسرے نبیوں کو کتاب ملنے کے معنے اور ہوں گے۔

آیت زیر بحث میں اولٰئک الذین اتیناھم الکتٰب میں صرف انبیاء علیہم السلام ہی کتاب پانے والے قرار نہیں دیئے گئے۔ بلکہ "اولٰئک الذین" کے اندر غیر انبیاء بھی داخل ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے تمام نبیوں کے ذکر کے بعد فرمایا ہے:۔

ومن اٰبائھم وذریاتھم واخوانھم

گویا آیت ممدوحہ میں نبیوں کے آباء اور اولاد اور بھائیوں کو بھی ویسے ہی کتاب دیئے جانے کا ذکر ہے۔ جیسا خود نبیوں کو۔ پس عقلمند انسانوں کا فرض ہوگا کہ وہ جسطرح ان غیر انبیاء کے لئے کتاب ملنے کے معنے مختلف کرتے ہیں اسی طرح بغیر شریعت نبیوں کو کتاب ملنے کے معنے صاحب الشریعت نبیوں کو کتاب ملنے کے معنوں سے علیحدہ کریں۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ یہ آباء اور ذریات اور اخوان بھی نبی ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ انہیں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے کہ:۔

ولقد ارسلنا نوحاً وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب فمنھم مھتدٍ وکثیرٌ منھم فاسقون ﴿پ ۲۷﴾

جس سے صاف ظاہر ہے کہ ذریت نوح و ابراہیم جن کو نبوت اور کتاب دیگئی تھی۔ جن کا اس آیت اور ومن اٰبائھم وذریاتھم واخوانھم میں ذکر ہے۔ غیر انبیاء ہیں۔ بلکہ اکثر انہیں سے فاسق قرار دیئے گئے ہیں۔

خدا کی شان ہے۔ جہاں آپ ہاتھ ڈالتے ہیں وہیں کلام الٰہی میں آپ کا جواب موجود ہوتا ہے۔ مثلاً اسی آیت کو آپ دیکھیں کہ علاوہ موسیٰ و ہارون کے ذکر کے جملہ

ومن اٰبائھم وذریاتھم واخوانھم

آپ پر دوہری زد ہے۔ ایک تو اس طرح کہ ان غیر انبیاء کو اولٰئک الذین اتیناھم الکتاب میں داخل کرکے خدا نے آپ کو مجبور کر دیا ہے کہ آپ ہر شخص کی حسب حیثیت ایتاء کتاب کے معنے کریں۔ دوسرے اس طرح کہ اگر آپ کا اصول یہ تسلیم کیا جاوے کہ ہر نبی صاحب کتاب ہے۔ تو ان تمام نبیوں کے باپ اولاد اور بھائی تسلیم کرنے پڑینگے۔ لیکن کیا آپ کو خبر نہیں کہ حضرت عیسیٰ بلا باپ تھے۔ صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں۔ غالباً نہ تھے۔ اور حقیقی بھائی اور بہنیں ماں کی طرف سے ضرور تھیں۔ اور یحییٰ وہ نبی ہے جس نے شادی ہی نہیں کی۔ تو اولاد کیا ہوگی۔ خدا نے خود اسے "حصور" (پ ۳) کہا ہے۔ رہی حضرت یحییٰ کے بھائی سو وہ خود حضرت زکریا کی دُعا سے ظاہر ہے کہ آپ کے سوائے یحییٰ کی کوئی اور اولاد نہ تھی۔ پس یحییٰ کا بھائی بھی کوئی نہیں اگر مریم علیہا کہ حضرت عیسیٰ کے بلا باپ ہونے پر اعتراض ہے تو خیر وہ حضرت آدم علیہ السلام کو تو ضرور بلا باپ مانتے ہی ہیں۔ پس ان کا کلیہ ٹوٹ گیا۔ اور جب یہ ضروری نہیں کہ سب کے باپ اولاد اور بھائی ہو تو یہ بھی ضروری نہیں بلکہ وہ سب کے سب صاحب کتاب ہوں۔

میرے خیال میں یہاں ایک اور بھی دلیل اس امر کی پیدا ہوگئی۔ اور وہ یہ کہ آیت

وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب

سے بداہت معلوم ہوتا ہے کہ "النبوۃ" اور "الکتاب" دو الگ چیزیں ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کا یہ مذہب ہے کہ کتاب ہی نبوت ہے۔ اگر کتاب نہ ہو۔ تو ان کے قول کے مطابق نبوت خاک بھی نہیں۔ لیکن دیکھو تو خدا نے کسطرح صفائی سے دونوں چیزوں کو الگ الگ بیان فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۳ - خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بطور حصر بیان کیا ہے کہ انبیاء کے ساتھ کتاب نازل ہوا کرتی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینات والزبر ﴿پ ۱۴﴾

اگر ایک نبی بھی بغیر کتاب ثابت ہو گا۔ تو وہ حصر جو مآ اور آلا سے کیا گیا ہے۔ ٹوٹ جائیگا۔

جواب - یہاں پر مآ اور آلا کا حصر بالبینات والزبر پر نہیں ہے۔ بلکہ رجالاً پر ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے جتنے رسول بھیجے۔ وہ مرد ہی تھے۔ اور یہ جواب ہے ان لوگوں کا جو کہتے تھے کہ فرشتے کیوں نہیں آتے۔ (ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملٰئکۃ) اور یا یہ جواب ہے ایسے لوگوں کا جو کہتے تھے۔ ابعث اللہ بشراً رسولاً۔ آپ کے حصر کا تو اسی قدر جواب کافی ہے۔ لیکن میں آپ کی تشفی کے لئے مزید عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر اس حصر کے ماتحت یہ تسلیم کر لیا جاوے کہ ہر نبی کتاب کے ساتھ بھیجا گیا۔ تو جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بے شک ہر نبی صاحب کتاب ہے کوئی اصالتاً جیسے موسیٰ اور کوئی وراثتاً جیسے ہارون علیہ السلام اب آپ یہ ثابت کریں کہ نہیں ہر نبی کو خدا نے اسی طرح کتاب دی ہے۔ جسطرح موسیٰ کو تورات اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف۔ اگر یہ آپ ثابت نہ کر سکیں۔ اور یقیناً آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو پھر قاعدہ حصر سے آپ یہ نہیں نکال سکتے۔ کہ ہر نبی مستقل طور پر صاحب کتاب ہے۔ متشابہات سے کام چلنے کا نہیں۔ آپ کوئی محکم دلیل پیش کریں۔ اور اس امر کو بھی خیال رکھیں کہ آج تک نہ اہل کتاب کا یہ مذہب ہے اور نہ اہل اسلام کا یہ مذہب کبھی ہوا کہ ہر نبی صاحب کتاب جدید ہوا۔ بلکہ مسلمان تو یہ مانتے رہے کہ نبی وہ ہے۔ جو کتاب نہ لایا ہو۔ اور رسول وہ ہے۔ جو صاحب کتاب ہو۔ ہاں آج کل ایک باحتی فرقہ موسومہ بہ اہل قرآن پیدا ہوا ہے وہ حدیث کے منکر ہونے کے باعث ہر نبی کے لئے صاحب کتاب ہونا شرط قرار دیتے ہیں۔ لیکن وہ بھی یہ تسلیم نہیں

ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ نئی کتاب ہی ہو۔ خدا نبی کو پہلی کتاب ہی دیدے۔ وہی کافی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے انکار کے لئے آپ وہ راہ اختیار کرتے ہیں جو ہرگز ہرگز کبھی کسی کا مذہب ہوا ہی نہیں۔ مولوی ابوالکلام آزاد سے آپ لوگوں نے اس مسئلہ پر استفسار کیا تو اُنہوں نے صاف جواب دیا کہ بغیر کتاب بھی نبی ہوئے۔ خصوصاً انبیاء بنی اسرائیل وہ کوئی صحیفہ ساتھ نہ لائے تھے۔ بلکہ صرف مجدد شریعت موسوی تھے۔ لیکن تعجب آپ جنھیں حکم مانتے ہیں۔ پھر انہیں کے فیصلہ کو رد کرتے ہیں ؛

سب اعتراضوں کا ایک جواب

بالآخر میں آپ کے تمام اعتراضوں کا ایک جواب دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جب آپ خود یہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن شریف چونکہ مکمل کتاب ہے۔ اور شریعت ختم ہو چکی۔ اس لئے اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبوت کی علت غائی شریعت تھی۔ سو وہ مکمل ہو گئی۔ اس لئے اب نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو میں اس اصول کے ماتحت آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا موسیٰ پر جو تورات نازل ہوئی تھی۔ وہ بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے کافی نہ تھی۔ جو اللہ تعالے کو (بقول آپ کے) حضرت ہارون کو کوئی کتاب علیحدہ دینی پڑتی۔ جو بخیال آپ کے تکملہ تورات تھی۔ مگر کیا وہ حکم حضرت موسیٰ پر نازل نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ خدا نے موسیٰ کو اتنی بڑی تورات دی مگر اسی وقت کچھ حصہ احکام ہارون پر بطور تکملہ علیحدہ نازل کرنا پڑا۔ مجھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا حکیم صاحب اس فلسفہ کا راز ہم پر بھی آشکارا کرینگے۔ قرآن شریف میں تورات تکملہ کا کہیں ذکر تو کیا۔ اسکی طرف اشارہ تک بھی نہیں ؛

دراصل بات یہ ہے کہ خدا تعالے نے تورات کو بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کافی اور کامل کیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ :-

(۱) ثم اٰتینا موسیٰ الکتٰب تماماً علی الذی احسن وتفصیلاً لکل شیءٍ وھدیً ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون ۶

(۲) وکتبنا له فی الالواح من کل شیء موعظۃ وتفصیلاً لکل شیء ۹

دیکھو یہاں اللہ تعالیٰ نے تورات کو تماماً (کامل) اور تفصیلاً لکل شیء (مفصل) ھدیً (ہدایت) اور رحمت اور موعظۃ قرار دیا ہے۔ پس اب بتاؤ کہ اس کامل اور مفصل کتاب کے ہوتے ہوئے انبیاء بنی اسرائیل کس طرح نبی ہو گئے۔ اگر کامل کتاب کی موجودگی کسی دوسرے نبی کے آنے کو مانع نہیں۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد آئے۔ ضرور تھا کہ تجدید کے منصب پر مامور تھے۔ اور مجدد کے لئے ضروری نہیں کہ وہ جدید احکام لائے۔ لہذا ثابت ہوا کہ نبی بغیر کتاب و احکام جدیدہ آسکتا ہے ؛

کہا گیا تھا کہ دیکھو۔ توریت کے متعلق تو آتا ہے فیھا ھدی ونور۔ لیکن قرآن شریف تو مجسم ہدایت ونور ہے۔ لیکن میں متعجب ہوں کہ دونوں باتوں میں کیا فرق سمجھا گیا ہے۔ اور اگر کچھ فرق تسلیم کیا بھی جاوے (جو دراصل نہیں ہے) تو کیا دوسری جگہ یوں وارد تنزیل نہیں کہ :-

قل من انزل الکتاب الذی جاء به موسیٰ نوراً وھدی للناس ۸

ایک اور دلیل

میرے تمام بیانات پر ایک یہ بھی دلیل فرقانی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(ا) افمن کان علی بینۃ من ربه ویتلوہ شاھد منه ومن قبله کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ ۱۲

(ب) قالوا یاقومنا انا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسیٰ ۲۶

ان ہر دو آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن پاک سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب امام (پیشوا اور واجب الاتباع) تھی۔ جسکی پیروی نہ صرف بنی اسرائیل کرتے تھے۔ بلکہ وہ انبیاء بھی جو بعد موسیٰ بحیثیت مجدد و مامور ہو کر آتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ نبی تورات کے متبع نہ تھے۔ بلکہ اپنی ہی کتابوں کی پیروی کرتے اور کراتے تو موسیٰ کی کتاب تو یوشع بن نون کے زمانہ خلافت میں منسوخ ہو جاتی۔ اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ہزاروں کتابیں امام ہوتیں۔ جو تورات کے بعد اور قرآن سے پہلے امام ہوتیں۔ مگر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن سے پہلے کتاب موسیٰ کو ہی حکم اور امام مختلف پیرائیوں میں بار بار بیان کرتا ہے۔ اور عجب تر یہ کہ جن ...... بھی یہی شہادت دیتے ہیں کہ موسیٰ کے بعد قرآن ہی نازل ہوا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ انجیل نازل نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ منشاء ہے کہ وہ شریعت کی کتاب نہیں ہے۔ صرف بشرے ہے جسمیں بعد احکام تورات کی تفسیر بھی ہے۔ لیکن بہر حال وہ کوئی شریعت کی کتاب نہیں ہے۔ اسی لئے جنوں نے موسیٰ کی کتاب کے بعد قرآن کا ہی ذکر کیا۔ اور اس امر کی تائید حدیث[1] نبوی سے بھی ہوتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب پہلے پہل وحی نبوت نازل ہوئی تو آپ ورقہ بن نوفل کے پاس حضرت خدیجہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ اور نزول وحی کا حال ذکر کیا۔ تو ورقہ جو ایک عیسائی تھا۔ بول اٹھا۔ کہ یہ تو وحی فرشتہ ہے جو موسیٰ پر نازل ہوا تھا ؛

تورات کو ایک طرف امام بیان کرنا اور پھر قرآن کو انزل من بعد موسیٰ قرار دینا صاف بتا رہا ہے کہ تورات کے بعد کوئی دوسری کتاب بنی اسرائیل کو بحیثیت امام نہیں دیگئی بلکہ تورات کے بعد امام قرآن شریف ہی ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ اگر واقعی ہر نبی کتاب لاتا۔ تو وہ سب کتابیں امام ہوتیں۔ اور خدا تعالیٰ ہرگز مذکورہ بالا دونوں آیات کو اس طرح قرآن میں نازل نہ فرماتا۔ کم از کم جنوں کے اس قول پر کہ انا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسیٰ۔ خدا تعالے ضرور تردید فرما دیتا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ موسیٰ کے بعد تو ہم نے ہزاروں نہیں تو بیسیوں کتابیں ضرور نازل کیں لیکن یہ لوگ ناشکرے ہیں۔ انہوں نے ان کتابوں کو نہ مانا۔ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو سلطنت کی نعمت تو بار بار یاد دلائی لیکن تازہ بتازہ کتابیں جو پے درپے نازل کیں۔ ان کا نام تک بھی کبھی نہ لیا۔ یہ کیا راز ہے۔ ہماری سمجھ سے تو بالاتر ہے ؛

---

[1] نوٹ۔ اس حدیث کا ذکر جب میں لکھنے لگا۔ تو حکیم مرہم عیسےٰ نے خواہش کی کہ حدیث کا ذکر چھوڑ دیا جائے تاکہ غلط بحث نہ ہو۔ اور میں نے اس کو بیان کیا۔ منہ

بالآخر میں اپنی تقریر کو بصورت خلاصہ عرض کرتا ہوں تاکہ میرا اصل منشاء ظاہر ہو جاوے۔ سو واضح ہو کہ ان دو قرآنی دلائل کے جیسا کہ میں آیات بینات سے دکھا چکا ہوں۔ ظاہر ہے کہ کتاب کا ملنا دو طرح پر ہے۔ ایک تو بالاصالت۔ جیسے موسیٰ کو تورات دیگئی۔ دوسرے بالوراثت جیسے تمام انبیاء بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد آئے وہی تورات دیئے گئے۔ جس کے لئے سب سے واضح مثال حضرت ہارون کو تورات کا ملنا ہے۔ اور انہیں معنوں میں تمام انبیاء کو کتاب کا ملنا بیان کیا گیا ہے۔ اور اس پر قرینہ یہ بھی ہے۔ کہ ایک ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی بھی بنی اسرائیل میں ایک ہی جگہ موجود رہے ہیں۔ اور یقیناً وہ ایک ہی کتاب سب کو سکھاتے تھے۔ اور خدا نے بھی الکتاب کا ذکر کیا ہے۔ پھر یہ بھی قرینہ موجود ہے کہ ۱۸ نبیوں کے نام لیکر بعد میں ان نبیوں کے آباء و ذریات اور اخوان کو بھی کتاب دیئے جانے میں شریک کر دیا ہے۔ جس سے کتاب ملنے کے معنے حسب حیثیت کتاب پانے والے کے کئے جانے ضروری ہیں۔ ورنہ انبیاء کے آباء و ذریات و اخوان کو بھی صاحب کتاب نبی ماننا پڑے گا۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ پھر قرآن شریف خود کتاب کی غرض لیحکم بین الناس دیگئی تھی۔ وہ تورات ہی ہے نہ کوئی الگ کتاب۔ نتیجہ تمام تقریر کا یہ ہے کہ نبی بغیر کتاب بھی ہوئے ہیں اور یہ کہ نبی کے لئے کتاب لانا شرط نہیں۔ فهو المراد

مرقومہ بالا مضمون سنانے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود کی کتب سے روشن اور قطعی دلائل سے دکھایا کہ سینکڑوں نبی بغیر کتاب ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ نبی کے لئے کتاب لانا شرط نہیں۔ اور یہ ایسے زبردست دلائل تھے کہ جن کے سامنے مخالف کے قدم نہ جم سکے۔ اگرچہ انہوں نے بعض دو معنی عبارتوں کو پیش کر کے مغالطہ دینے کی کوشش کی لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے معنے بھی واضح کر دئے۔ لیکن چونکہ وہ ایک لمبا مضمون ہے۔ اس لئے میں اسے قلمبند نہیں کر سکا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا۔ تو پھر کسی وقت میں اسے بھی انشاء اللہ لکھ دوں گا +

اس مضمون کے تتمہ کے طور پر میں ہم عصر پیغام صلح کے ان بڑے بڑے اعتراضوں کا بھی مختصراً جواب عرض کر دیتا ہوں

صبیان کرتا ہے۔ اور دوسری طرف فرماتا ہے۔ یحکم بہا النبیون۔ یعنی تورات کے ساتھ انبیاء بنی اسرائیل فیصلے کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کو جو کتاب یحکم بین الناس +

جو اس نے مرقومہ بالا مضمون پر کئے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اعتراضات محض تمسخرانہ باتیں تھیں۔ جو اپنی شرم کو چھپانے کے لئے اس سے سرزد ہوئیں کیونکہ ان کے اعتراضوں سے ناظرین خود ہی اس امر کا اندازہ لگا سکینگے۔ بہرحال اعتراضات مع جوابات مختصراً حسب ذیل ہیں +

اعتراض۔ یحکم بہا النبیون کے معنے یہ ہیں کہ انبیاء بنی اسرائیل یہود کے فیصلے (للذین ھادوا) تورات کے ماتحت کرتے تھے نہ کہ اپنے اوپر ایمان لانے والے مسلمانوں کے فیصلے۔ اگر قرآن شریف میں للذین ھادوا کی بجائے للذین آمنوا یا اسلموا ہوتا۔ تو جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے۔ درست تھا +

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو الذین ھادوا کہہ کر بارہا پکارا ہے۔ جس سے تمام بنی اسرائیل مراد ہیں اور وہ انبیاء جن کی شان میں آتا ہے۔ یحکم بہا النبیون وہ بھی انہیں بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ جو الذین ھادوا میں مذکور ہیں۔ پس ان یہود کا فیصلہ تورات کے ماتحت کرنا صاف بتا رہا ہے کہ وہ نبی بھی تورات کے ماتحت ہی تھے اور یہی مقصود ہے +

یہ کہنا کہ للذین اسلموا ہوتا تو ہم مان لیتے یہ خواہ مخواہ کی حجت بازی ہے۔ کیا للذین اسلموا کے معنے آپ یہ نہ گھڑ لیتے۔ کہ وہ نبی ان لوگوں کا فیصلہ تورات سے کرتے تھے جو تورات کے ماننے والے تھے۔ لہذا اب یہ دکھایا جاوے۔ کہ للذین آمنوا ما انزل علیہم۔ غرض یہ فضول حجت ہے۔ جو لاچاری کی دلیل ہے +

اصل بات یہ ہے کہ جسقدر انبیاء علیہم السلام تجدید تورات کے لئے مبعوث ہوئے۔ وہ اپنی علیحدہ امت نہ بناتے تھے اسی لئے ان کی امت کا کوئی ذکر قرآن شریف میں موجود نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ للذین ھادوا کہہ کر فیصلہ کر دیا گیا ہے

دوسرا اعتراض:۔ من قبلہ کتاب موسیٰ اماماً و رحمۃ۔ یہود کا ہی قول ہے۔ اور وہ موسیٰ کے بعد کسی نبی کو مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ان کے اس قول سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ قرآن سے پہلے تورات ہی امام تھی۔

جواب۔ یہ محض غلط ہے کہ یہ یہود کا قول ہے (دیکھو [illegible]) یا یہ کہ یہود موسیٰ کے بعد اور نبیوں کو مانتے نہیں وہ اور نبیوں کو بھی مانتے ہیں مگر بغیر کتاب۔ اور اگر اسے یہود کا قول تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے بطور حجت پیش کیا ہے۔ اگر غلط ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ اسکی تردید خود فرما دیتا۔ اصل یہ ہے کہ دو دفعہ قرآن کریم میں یہ الفاظ آئے ہیں مگر دونوں جگہ یہ الفاظ خدا تعالیٰ نے سوائے اپنے کسی اور کی طرف منسوب نہیں کئے +

یہ کہنا کہ یتلوہ شاھدٌ منہ سے مراد کوئی بنی اسرائیل میں سے مسلمان ہونیوالا شاہد ہے محض باطل ہے بلکہ یہ شاہد تو مسیح موعود ہے۔ ہاں سورہ احقاف میں شہد شاھد من بنی اسرائیل بھی موجود ہے۔ لیکن وہ شاہد علیحدہ ہے۔ اور شاہد منا اور ہے +

اعتراض سوم۔ یہ ضروری نہیں کہ خدا تعالیٰ اگر کسی کا غلط قول نقل کرے۔ اور پھر اسکی تردید نہ کرے۔ جیسا کہ عورتوں نے یوسف کو ملک کریم کہا ہے کیا یوسف فرشتہ تھا۔ اور خدا نے اسکی تردید نہیں کی۔ تو اس سے یہ لازم آجاوے کہ وہ قول حق ہے +

جواب۔ مسلمانوں کا علی الخصوص حنفیوں کا تو یہ اصول ہے کہ جب حکایتہً کوئی بات کسی سے قرآن شریف میں منقول ہو۔ اور اسکی تردید نہ کیگئی ہو۔ تو وہ بات صحیح تسلیم کرنی ہوگی خواہ وہ حکم ہو یا کوئی واقعہ۔ لیکن تعجب ہے۔ آج ہر بات میں غیر مبائعین کو نئے اصول بنانے پڑتے ہیں۔ کیا غیر مبائعین کا یہ بھی مذہب ہے۔ کہ قرآن میں جو قال رجل مومن من آل فرعون آیا ہے۔ وہ بسبب اس کے کہ خدا کا قول نہیں اسلئے قابل تمسک نہیں +

ملک کریم کی مثال سے کوئی فائدہ معترض کو نہیں کیونکہ یہ محاورہ اب بھی ہم ویسے ہی بولتے ہیں۔ جیسا مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے متعلق اسوقت بولا تھا۔ اور یہ اہل عرب کا ایک محاورہ ہے۔ اسلئے اس کے رد کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں یہ اعجاز قرآن ہے کہ ملک کریم جس کی شان میں ہے۔ اسکی حقیقت کو کھولکر بیان کیا ہے اور بے وقوف بھی اس بیان کے بعد وہ شبہ نہیں کر سکتا جو معترض نے کیا ہے +

اعتراض چہارم۔ تورات کا موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں کو

ملنا اسطرح پر ہے کہ کچھ حصہ تو موسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اور کچھ ہارون پر۔ پس دونوں کو اصالتاً کتاب دیگئی نہ یہ کہ ایک کو اصالتاً اور دوسرے کو وراثتاً۔ قرآن میں وراثتاً کتاب ملنے کا تو کہیں نام و نشان بھی نہیں ؞

جواب۔ سبحان اللہ! جب انسان حق سے روگردانی کرتا ہے۔ تو پھر اس کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ بھلا دنیا میں کوئی اہل کتاب یا اہل اسلام میں سے کوئی آج تک ایسا بھی گذرا ہے۔ جسنے یہ کہا ہو کہ تورات کا کچھ حصہ موسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اور کچھ ہارون پر۔ اگر نہیں تو سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ معترض جواب سے تنگ آکر نئی نئی باتیں دل سے بنا رہا ہے ویس ؞

دراصل موسیٰ علیہ السلام کو تورات کا اصالتاً ملنا اور ہارون کو وہی کتاب بذریعہ موسیٰ کے ملنا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ اس کا انکار ہو سکتا ہی نہیں۔ مجھے خیال تھا کہ معترض صاحب یہ کہدینگے کہ الکتاب المستبین جو موسیٰ کو ملی وہ اور تھی۔ لیکن چونکہ ایسا کہنا بھی اپنے آپ کو بیوقوف بنانا تھا۔ اسلئے معترض کی جدت طبع نے یہ نیا شگوفہ پیدا کر دیا کہ گویا نصف نصف کتاب دو نبیوں کو ملکر ایک کتاب ہوگئی۔ مجھے یقین ہے کہ خود معترض کے دل میں یہ یقین نہ ہوگا ؞

اعتراض پنجم۔ مولویصاحب نے یہ عجیب لطیفہ بیان کیا ہے کہ موسیٰ اور ہارون دونوں کو آیات اور سلطان مبین دیئے جانے کا بیان کیا ہے۔ حالانکہ آیات اور سلطان مبین کے پانے والے صرف حضرت موسیٰ ہیں۔ ہم تو اس لطیفہ کو کچھ نہیں سکتے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آیات جن کا ذکر ۲۲ میں ہے۔ وہ موسیٰ کو ہی ملی تھیں۔ مگر سلطان مبین تو انکے علاوہ ہے۔ وہ تو آیات میں داخل نہیں ؞

جواب۔ اس اعتراض سے غالباً یہ مقصود ہے کہ آیات تو موسیٰ کو ملیں اور سلطان مبین ہارون کو۔ اگر یہ خیال ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ سلطان مبین بھی موسیٰ کو ہی دیا گیا تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ:۔

ولقد ارسلنا موسیٰ بایٰتنا و سلطان مبین ۲۲

پس جس طرح آیات اور سلطان مبین اصالتاً موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔ مگر بایں ہمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موسیٰ اور ہارون دونوں کو آیات اور سلطان مبین کے ساتھ بھیجا

اسی طرح تورات موسیٰ کو ہی دیگئی۔ مگر ہارون چونکہ ان کے ساتھ معاون تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے موسیٰ و ہارون ... ... دونوں ... ... کو کتاب دی۔ گویا موسیٰ کی کتاب ہارون کو وراثتاً ملی اور یہی معنے تمام غیر تشریعی نبیوں کو کتاب ملنے کے ہیں

اعتراض ششم۔ مولوی صاحب نے من آباھم و ذریاتھم و اخوانھم سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ گویا اولٰئک الذین اٰتینا ھم الکتاب میں انبیاء کے آباء ذریات اور اخوان جو غیر نبی ہیں۔ ان کو بھی داخل کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہاں من اباھم و ذریاتھم واخوانھم غیر انبیاء کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ معنے یہ ہیں کہ انبیاء مذکور میں سے بعض بعض کے باپ ہیں۔ اور بعض کی اولاد اور بعض کے بھائی۔ کوئی غیر نبی یہاں مراد نہیں ہے

جواب۔ اب تو معترض نے اپنی ہار خود تسلیم کر لی کیونکہ اُسے یہ مُصیبت پڑی ہے کہ غیر انبیاء کو انبیاء قرار دے تاکہ ایتاء کتاب کے معنوں میں فرق نہ پڑ جائے۔ لیکن اس کے لیئے معنے غلط ہیں۔ کیونکہ اگر بعض بعض کے آباء کہنا مقصود ہوتا۔ تو بعضھم من بعض کہنا چاہیئے تھا نہ کہ من آبائھم و ذریاتھم و اخوانھم۔ اور معترض کے معنوں پر یہ بھی قرآنی زد ہے کہ من اٰباءھم و ذریاتھم و اخوانھم کہکر آگے آتا ہے۔ واجتبینٰھم وھدینٰھم الیٰ صراط مستقیم۔ جسکے یہ معنے ہیں کہ ان انبیاء کے آباء ذریات اور اخوان ہی سے بعض کو برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم کی ہدایت دی۔ اور معکوس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض انمیں سے ایسے بھی ہیں۔ جو برگزیدہ اور صراط مستقیم پر نہیں۔ لہذا یہ آباء اور ذریت اور اخوان غیر انبیاء ہیں اور یہی ثابت کرنا تھا۔ اور اب جبکہ انبیاء اور غیر انبیاء کو تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء کو ایک ہی جملہ میں کتاب ملنے کا ذکر ہے تو یہ اہل ذکر کا کام ہے کہ وہ حسب حیثیت ہر کسی کتاب ملنے کے معنے کرے ؞

اعتراض ہفتم۔ من اٰباھم و ذریاتھم و اخوانھم سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہر نبی کا باپ اور اولاد اور بھائی بھی ہونے چاہئیں یہ غلط ہے۔ اور یہ کہنا کہ مریم جیسے اگر عیسےٰ کا باپ نہیں مانتا تو خیر۔ آدم کا بلا باپ ہونا تو اسے بھی مسلم ہے۔ لہذا جس طرح نبیوں میں سے ایک نبی بلا باپ ہے۔ اسی طرح اس آیت میں کوئی نبی بلا کتاب بھی ہو تو کیا ہرج ہے۔ بالکل غلط ہے۔ میں تو آدم کو نبی مانتا ہی نہیں سوائے عیسیٰ۔ سو میں ان کو باپ سے پیدا شدہ مانتا ہوں آدم کا تو اس آیت میں ذکر ہی نہیں۔ اس لئے اس کا ذکر بے موقعہ ہے ؞

جواب۔ بے ادبی معاف! مجھے یہ علم نہ تھا کہ آپ آدم کو نبی اللہ نہیں مانتے۔ اگر معلوم ہوتا۔ تو میں اعتراض نہ کرتا۔ رہا یہ کہ من آباھم سے پہلے بیان کردہ انبیاء میں آدم علیہ السلام کا نام نہیں ہے۔ سو یہ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے اس خیال سے کہ آپ کا مذہب یہ ہے کہ ہر نبی کا باپ ضرور ہونا ہے۔ اور یہ کہ آپ آدم علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اس لئے آدم علیہ السلام کا ذکر کر دیا تھا۔ لیکن اب چونکہ آپ خود ہی من آباھم سے ہر نبی کا باپ مراد نہیں لیتے۔ بلکہ من کو تبعیضیہ مان گئے ہیں۔ اس لئے اب آپ پر یہ اعتراض ہوگا۔ کہ آپ جو اس آیت سے مسیح کے باپ سے پیدا ہونے پر استدلال کیا کرتے ہیں وہ استدلال باطل ہو گیا ؞

اعتراض ہشتم۔ یہ کہنا کہ چونکہ وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب میں النبوۃ اور الکتاب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ النبوۃ کتاب سے علیحدہ اور الکتاب نبوۃ سے الگ چیز ہے۔ درست نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ کتاب و نبوۃ لازم و ملزوم چیزیں ہیں اس لئے ان کو اکٹھا بیان کیا گیا ہے ؞

جواب۔ یہ اعتراض بھی معترض کی قلت تدبر کا نتیجہ ہے کیونکہ نوح اور ابراہیم کی ذریت میں کتاب اور نبوت جس طرح رہی۔ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے سلسلہ اسرائیلی اور اسمٰعیلی کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ سلسلہ اسرائیلی میں الکتاب تورات تھی۔ لیکن نبی بے شمار آئے۔ جو اس کتاب کے خادم تھے۔ جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں۔ اور ادھر سلسلہ اسمٰعیل میں الکتاب قرآن شریف ہے۔ اور ہزاروں محدثین صاحب نبوت جزیہ اور ایک وہ نبی ہے یعنی مسیح موعود اور خدا جانے آیندہ اور کسقدر نبی قرآن کریم کی تائید کے لئے آئیں۔ پس ان ہر دو سلسلوں میں کتاب اور نبوت کو دیکھکر یہ نتیجہ نکلا۔ کہ

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا